عقائد، نماز، وضو اور غسل وغیرہ کے مسائل سیکھنے کے لیے بہترین کتاب
قانونِ شریعت
(تخریج شدہ)
مؤلف
حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری
عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی
پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

(نصابِ جامعۃُ المدینہ (لِلْبَنِین) کے مطابق نماز کے باب تک)

مُؤَلِّف

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ قاضی شمسُ الدین احمد جونپوری

مجلس المدینۃُ العِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

کاعلم نہیں بدلتا۔دلوں کے خطروں اور وَسوَسوں کی اُس کو خبر ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔

عقیدہ ۹ اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت و اِرادہ کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا، مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے پر ناراض۔

عقیدہ ۱۰ خدا تعالیٰ کی قدرت

اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادِر ہے کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں اور مُحال تحتِ قدرت نہیں،[1] مُحال پر قدرت ماننا اُلوہِیَّت کا انکار کرنا ہے۔

عقیدہ ۱۱ خیر و شر، کُفر و ایمان، اطاعت و عصیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی تقدیر و تخلیق سے ہے۔

عقیدہ ۱۲ حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی ہے فرشتہ وغیرہ وسیلہ اور واسِطہ ہیں۔

عقیدہ ۱۳ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کچھ واجب نہیں، نہ ثواب دینا نہ عذاب کرنا، نہ وہ کام کرنا جو بندہ

---

1 ......شرح فقہ اکبر میں ہے: **لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ.** (شرح الفقه الاكبر، القول فى القدر، ص ۸۷) اور شرح مقاصد میں ہے: **لا شیء من الواجب الممتنع بمقدور.** (شرح المقاصد، المقصد الثالث فى الاعراض، ۲ / ۱٤۸) اور شرح مواقف میں ہے: **لانها ای: (القدرة) تختص بالممکنات دون الواجبات والممتنعات.** (شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الثالث، ۸/ ۸۰) یعنی قدرت الٰہی کا تعلق صرف ممکنات سے ہے مُحال قدرت میں نہیں اور عیوبِ رب مُحال، جو عیبی مانے وہ خدا کو کیا جانے ۱۲ منہ۔ قدیم: یعنی جو ہمیشہ سے ہو، حادث: یعنی جو پہلے نہ تھا پھر پیدا کیا گیا، مُحال: جو نہ ہوسکتا ہو، ممکن: جو ہوسکتا ہو۔ (۱۲ منہ)

رابعًا جب یہ ثابت ہو گیا کہ سید شریف جرجانی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے کلام میں کذب ممتنع بالذات ہے تو پھر ان کے ص ۹۰ کی عبارت میں توجیہ کی جائے گی اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کذب، اور خلف سے ظاہری اور صوری طور پر کذب اور خلف مراد ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں حضرت ابراہیم کی طرف ظاہری اور صوری طور پر کذب کی نسبت کی گئی ہے۔ اور حقیقت میں وہ کذب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ گنہگاروں کو معاف فرمائے تو یہ ظاہری اور صوری کذب ہے۔ حقیقت میں یہ خلف۔ اور کذب نہیں ہے۔ کیونکہ آیات وعید مشیت یا عدم عفو وغیرہ کے ساتھ مقید ہیں۔

توضیح البیان
تصنیف
حامد اینڈ کمپنی
لاہور

جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کا کلام نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہوتا ہے۔ پس امور تبلیغیہ میں کذب کا ممتنع بالذات ہونا بعینہٖ اللہ تعالےٰ کے کذب کا ممتنع بالذات ہوتا ہے۔
پس سید شریف جرجانی کا یہ کلام اس مفہوم میں صریح ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کذب ممتنع بالذات اور محال عقلی ہے اور ص ۹۰۷ پر جو سید شریف نے کہا ہے۔ اگر اس کا مفہوم ظاہر ہی لیا جائے کہ اللہ تعالےٰ کا کذب ممکن ہے تو ان کی عبارت میں صریح تضاد موجود ہے اور متضاد کلام سے استدلال کرنا باطل ہے۔

رابعًا جب یہ ثابت ہو گیا کہ سید شریف جرجانی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے کلام میں کذب ممتنع بالذات ہے تو پھر ان کے ص ۹۰۷ کی عبارت میں توجیہ کی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ اس کذب، اور خلف سے ظاہری اور صوری طور پر کذب اور خلف مراد ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں حضرت ابراہیم کی طرف ظاہری اور صوری طور پر کذب کی نسبت کی گئی ہے۔ اور حقیقت میں وہ کذب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ گنہ گاروں کو معاف فرمائے تو یہ ظاہری اور صوری کذب ہے۔ حقیقت میں یہ خلف، اور کذب نہیں ہے۔ کیونکہ آیات وعید مشیت یا عدم عفو وغیرہ کے ساتھ مقید ہیں۔

خامسًا اگر یہاں خلف اور کذب سے ظاہری اور صوری کذب مراد نہ لیا جائے بلکہ حقیقت کذب کا ارادہ کیا جائے۔ تو میر سید شریف جرجانی کے نزدیک کذب کا فقط امکان ہی نہیں بلکہ فعلیت اور وقوع کذب ثابت ہو جائے گا کیونکہ خلف اور کذب عفو سے لازم آرہا ہے اور عفو یقینًا واقع ہو گا۔ پس لازم آئے گا کہ کذب بھی یقینًا واقع ہو۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔
سادسًا خلف، اور کذب سے مراد یہاں حکایت کا مرتبہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا محکی عنہ ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا گنہ گاروں کو واقع میں بخش دینا اور یہ بلاشبہ مقدور ہے بلکہ یقینًا واقع ہو گا اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ کلام اور گفتگو گنہ گاروں کی مغفرت اور عدم مغفرت میں ہے اور مغفرت اور عدم مغفرت در جہ محکی عنہ میں

توضیح البیان

لعرفان العرفان

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

حامد اینڈ کمپنی

لاہور

العبد صحة الحکماء ایجابا[1]۔	کہتے ہیں کہ بندے کا فعل خود بندے کی قدرت سے ہوتا ہے، معتزلہ کے نزدیک امکانی طور پر کہ قدرت بندہ سے وقوعِ فعل ممکن ہے واجب نہیں اور فلاسفہ کے نزدیک وجوبی طور پر کہ تخلف ممکن نہیں۔

دوم: اندھے سے پوچھو انسان کو کس کے کذب پر قدرت ہے، اپنے یا خدا کے۔ ظاہر ہے کہ انسان قادر ہے تو صرف کذبِ انسانی پر نہ کہ **معاذ اللہ** کذبِ ربانی پر۔ اور شک نہیں کہ کذب انسانی ضرور قدرت ربانی میں ہے، پھر اگر کذب ربانی قدرت ربانی میں نہ ہوا تو قدرت انسانی کیونکر بڑھ گئی، وہ کذب ربانی پر کب تھی اور جس پر تھی یعنی کذب انسانی، اسے ضرور قدرت ربانی محیط ہے، مگر خدا جب دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے، دل کے اندھے نے یہ خیال کیا کہ انسان اپنے کذب پر قادر ہے، اور یہی لفظ بارگاہِ عزت میں بول کر دیکھا کہ اسے بھی اپنے کذب پر قدرت چاہئے اور نہ سوجھا کہ وہاں اپنے سے انسان مراد تھا اور اب خدا مراد ہو گیا، اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ اسی کی طرح کا کوئی کور باطن خیال کرے کہ انسان اپنے خدا کی تسبیح کر سکتا ہے تو چاہئے کہ خدا بھی اپنے خدا کی تسبیح کر سکے ورنہ قدرت انسانی بڑھ جائے گی، تو خدا کے لئے اور خدا درکار ہوا۔

وھلم جرا الی غیر نھایة و غیر قرار. کذٰلك یطبع الله علی کل قلب متکبر جبار۔	اور کھینچتا چل مالا نہایہ تک۔ یونہی اللہ تعالٰی ہر متکبر سرکش کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے (ت)

سوم: ہم پوچھتے ہیں قدرتِ انسانی بڑھ جانے سے کیا مراد ہے، آیا یہ کہ انسان کے مقدورات گنتی میں خدا کے مقدورات سے زائد ہو جائیں گے، یہ تو بداہۃً استحالہ کذب کو لازم نہیں کہ کذب و جملہ نقائص سرکار عزت کے لئے سرکار عزت کی قدرت میں نہ ہونے پر بھی اس کے مقدورات غیر متناہی ہیں اور انسان کتنی ہی ناپاکیوں پر قادر ہو آخر اس کے مقدورات محدود ہی رہیں گے اور متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی، ہاں یہ کہئے کہ ایک چیز بھی ایسی نکلنا جو انسان کے زیر قدرت ہو اور رحمٰن کے زیر قدرت نہ ہو محال ہے (اور بیشک ایسا ہی ہے) اسی کو زیادت قدرت سے تعبیر کیا ہے تو اب ہم دریافت کرتے ہیں یہ خاص کذب کہ انسان سے واقع ہوا قدرتِ خد[illegible] ا قدرتِ خدا سے جدا، بر تقدیر اول وہ کون سی چیز نکلی جو انسان کے زیر قدرت تھی اور رحمٰن کے زیر قدرت نہ تھی کہ [illegible] جو [illegible]رت انسان سے ہوا خود مانتے ہو کہ قدرت رحمٰن سے ہوا پھر زیادت کہاں، بر تقدیر دوم رحمٰن اگرچہ **معاذ اللہ** اپنے کروڑ کذبوں [illegible] قادر ہو وہ کذب اس کذب کے عین نہ ہوں گے جو انسان سے

251

آٹھویں مجلس

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اسکو شفیع — جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

وصل دوم در منقبت آقائے اکرم

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا — شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی [illegible] — [illegible] تیرا

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے — پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفےٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا — جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت — قادری پائیں تصدق مرے دولھا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے — کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی مینہ علوی فصل بتولی گلشن — حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

نبوی ظل علوی برج بتولی منزل — حسنی چاند حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن — حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

[illegible]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان

حدائق بخشش کامل

مدینہ پبلشنگ کمپنی
ایم اے جناح روڈ کراچی

مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کا کلام نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔ پس امور تبلیغیہ میں کذب کا ممتنع بالذات ہونا بعینہ اللہ تعالیٰ کے کذب کا ممتنع بالذات ہونا ہے۔
پس سید شریف جرجانی کا یہ کلام اس مفہوم میں صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممتنع بالذات اور محال عقلی ہے اور ص ۱۰۰ پر جو سید شریف نے کہا ہے۔ اگر اس کا مفہوم ظاہر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ہے تو ان کی عبارت میں صریح تضاد موجود ہے اور متضاد کلام سے استدلال کرنا باطل ہے۔

رابعاً جب یہ ثابت ہو گیا کہ سید شریف جرجانی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے کلام میں کذب ممتنع بالذات ہے تو پھر ان کے ص ۱۰۰ کی عبارت میں توجیہ کی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ اس کذب اور خلف سے ظاہری اور صوری طور پر کذب اور خلف مراد ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں حضرت ابراہیم کی طرف ظاہری اور صوری طور پر کذب کی نسبت کی گئی ہے اور حقیقت میں وہ کذب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو معاف فرمائے تو یہ ظاہری اور صوری کذب ہے۔ حقیقت میں یہ خلف اور کذب نہیں ہے۔ کیونکہ آیات وعید مشیت یا عدم عفو وغیرہ کے ساتھ مقید ہیں۔

خامساً اگر یہاں خلف اور کذب سے ظاہری اور صوری کذب مراد نہ لیا جائے بلکہ حقیقت کذب کا ارادہ کیا جائے۔ تو میر سید شریف جرجانی کے نزدیک کذب کا فقط امکان ہی نہیں بلکہ فعلیت اور وقوع کذب ثابت ہو جائے گا کیونکہ خلف اور کذب عفو سے لازم آ رہا ہے اور عفو یقیناً واقع ہو گا۔ پس لازم آئے گا کہ کذب بھی یقیناً واقع ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔

سادساً خلف اور کذب سے مراد یہاں حکایت کا مرتبہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا محکی عنہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا گنہگاروں کو واقع میں بخش دینا اور یہ بلاشبہ مقدور ہے بلکہ یقیناً واقع ہو گا اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ کلام اور گفتگو گنہگاروں کی مغفرت اور عدم مغفرت میں ہے اور مغفرت اور عدم مغفرت درجہ محکی عنہ میں

العبد صحة الحکماء ایجابا[1]۔	کہتے ہیں کہ بندے کا فعل خود بندے کی قدرت سے ہوتا ہے، معتزلہ کے نزدیک امکانی طور پر کہ قدرت بندہ سے وقوع فعل ممکن ہے واجب نہیں اور فلاسفہ کے نزدیک وجوبی طور پر کہ تخلف ممکن نہیں۔

دوم: اندھے سے پوچھو انسان کو کس کے کذب پر قدرت ہے، اپنے یا خدا کے۔ ظاہر ہے کہ انسان قادر ہے تو صرف کذب انسانی پر نہ کہ معاذاللہ کذب ربانی پر۔ اور شک نہیں کہ کذب انسانی ضرور قدرت ربانی میں ہے، پھر اگر کذب ربانی قدرت ربانی میں نہ ہوا تو قدرت انسانی کیونکر بڑھ گئی، وہ کذب ربانی پر کب تھی اور جس پر تھی یعنی کذب انسانی، اسے ضرور قدرت ربانی محیط ہے، مگر خدا جب دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے، دل کے اندھے نے یہ خیال کیا کہ انسان اپنے کذب پر قادر ہے، اور یہی لفظ بارگاہِ عزت میں بول کر دیکھا کہ اسے بھی اپنے کذب پر قدرت چاہئے اور نہ سوجھا کہ وہاں اپنے سے انسان مراد تھا اور اب خدا مراد ہو گیا، اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ اسی کی طرح کا کوئی کور باطن خیال کرے کہ انسان اپنے خدا کی تسبیح کر سکتا ہے تو چاہئے کہ خدا بھی اپنے خدا کی تسبیح کرے ورنہ قدرت انسانی بڑھ جائے گی، تو خدا کے لئے اور خدا درکار ہوا۔

وھلم جرا الی غیر نھایۃ و غیر قرار، کذٰلك یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔	اور کھینچتا چل ملالا نہایت تک، یونہی اللہ تعالٰی ہر متکبر سرکش کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے (ت)

سوم: ہم پوچھتے ہیں قدرت انسانی بڑھ جانے سے کیا مراد ہے، آیا یہ کہ انسان کے مقدورات گنتی میں خدا کے مقدورات سے زائد ہو جائیں گے، یہ تو بداہۃً استحالہ کذب کو لازم نہیں کہ کذب وجملہ نقائص سرکار عزت کے لئے سرکار عزت کی قدرت میں نہ ہونے پر بھی اس کے مقدورات غیر متناہی ہیں اور انسان کتنی ہی ناپاکیوں پر قادر ہو آخر اس کے مقدورات محدود ہی رہیں گے اور متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی، ہاں یہ کہئے کہ ایک چیز بھی ایسی نکلنا جو انسان کے زیر قدرت ہو اور رحمٰن کے زیر قدرت نہ ہو محال ہے (اور بیشک ایسا ہی ہے) اسی کو زیادت قدرت سے تعبیر کیا ہے تو اب ہم دریافت کرتے ہیں یہ خاص کذب کہ انسان سے واقع ہوا قدرت خد[illegible] قدرت خدا سے جدا، بر تقدیر اول وہ کون سی چیز نکلی جو انسان کے زیر قدرت تھی اور رحمٰن کے زیر قدرت نہ تھی کہ جو [illegible]ت انسان سے ہوا خود مانتے ہو کہ قدرت رحمٰن سے ہوا پھر زیادت کہاں، بر تقدیر دوم رحمٰن اگرچہ معاذاللہ اپنے کروڑ کذبوں [illegible] قادر ہو وہ کذب اس کذب کے عین نہ ہوں گے جو انسان سے

رضاخانیوں کی اللہ تعالی کی شان اقدس میں شدید گستاخی

غلام رسول سعیدی رضاخانی لکھتا ہے کہ۔ علم اور قدرت ایسی صفات ہیں جو اللہ اور رسولؐ دونوں میں مشترک ہیں۔ یعنی کہ اللہ کے پاس جتنی طاقت ہے اتنی ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور جتنا علم اللہ تعالی کے پاس ہے اتنا ہی رسول اللہؐ کے پاس ہے۔ استغفراللہ

09/06/2018 M.S.Hanfi

Gulam rasool barelvi likhta hai k . ilm aor qudrat aesi sifat hain jo allah tala aor nabi akram sallallahu aleihi wasallam main mushtarak hain. Yani allah tala k pas jitni taqat aor ilm hai utna hi nabi akram sallallahu aleihi wasallam k paas hai....astaghfirullah

Poster number 8

گستاخی
نمبر 8

لفظ مشترک کے کسی معنی کی تعیین بغیر قرینہ کے نہیں ہوتی پس جہاں کہیں حالی یا

...

سرفراز صاحب کی ایک اور الجھن

سرفراز صاحب نے بوجہ عناد یا سمجھنے کی نا طاقتی ایک اور سوال پوچھا ہے۔ غور کیجئے کہ آپ نے یہ کیوں نہ فرمادیا۔ کہ میں ذاتی طور پر محمد اور رسول نہیں ہوں۔ بلکہ عطائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور عطائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے وجہ فرق بین ہو۔"

لیجئے ہم نے غور کرلیا اور وجہ فرق بھی بیان کئے دیتے ہیں۔ خدا کرے کہ آپکی سمجھ میں بھی آجائے۔ بات یہ ہے کہ علم اور قدرت ایسی صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام میں مشترک ہیں اس وجہ سے ان

توضیح البیان لقرآن العرفان

حامد اینڈ کمپنی
لاہور

https://t.me/taqviyatuleemaan

https://t.me/taqviyatuleemaan
9639940768